AL-ILM Journal

Volume 6, Issue 1

ISSN (Print): 2618-1134
ISSN (Electronic): 2618-1142

Issue: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/
URL: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/

Title کوروناوباء کے پاکستانی صنعتی ملازمین پر اثرات اور ان کا تدارک (اقوام متحدہ کے عالمی منشور اور اسلامی تعلیمات کے تناظر میں)

Author (s): Dr Asjad Ali
Dr Muhammad Aleem

Received on: 10 Feb. 2022
Accepted on: 05 June, 2022

Published on: 10 June, 2022
Citation: English Names of Authors, "Corona Waba Ky Pakistani Sanati Mulazmeen pr Asraat Aur In ka Tadaruk (Iqwam e Mutahda ky Almi Manshoor Aur Islami Taleemat ky Tanazur Main)", AL-ILM 6 no 1(2022):280-298
Publisher: Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot

کورونا وباء کے پاکستانی صنعتی ملازمین پر اثرات اور ان کا تدارک
(اقوام متحدہ کے عالمی منشور اور اسلامی تعلیمات کے تناظر میں)

ڈاکٹر اسجد علی*

ڈاکٹر عبد العلیم**

Abstract

Industries are essential to the economic prosperity of any nation. It not only serves the country's needs, but also raises foreign exchange through exports and improves the country's economic status. Even now, nations with fewer industries are experiencing extraordinarily severe circumstances. However, one of the primary causes of economic difficulties in the Corona outbreak is the lockdown of industry, which has had a significant impact on the country's economy and caused several issues. This article will discuss concerns affecting industrial workers, including wage reduction, termination of employment, promises not to terminate employment but not pay during epidemic periods, and suspension of EOBI aid upon termination of employment. The challenges will be followed by a discussion of their impacts, such as mental distress, employees' disputes with industrial authorities, verbal abuse and alienation from family and friends, interruption of children's education, depression, and suicide, among others.The concerns generated by the pandemic will be studied in light of the United Nations Charter of Fundamental Human Rights, and the legal position of protecting employees' rights and Islamic teachings will be elucidated in order to alleviate these impacts. Along with the rights and responsibilities of the servant, the moral virtues that give man the fortitude to face issues and keep him safe from immorality and despair will also be discussed.

Keywords: Corona epidemic. Industrial workers. United Nations. Basic human rights. Old age benefits. Employers and mercenaries

صنعتیں کسی بھی ملک کی معاشی ترقی میں ریڑھ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس سے نہ صرف ملکی ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے بلکہ برآمدات کی بدولت زرمبادلہ میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور ملک کی معاشی حالت مضبوط ہوتی ہے۔ آج بھی جن ممالک میں صنعتیں کم ہیں وہ ممالک انتہائی مشکل حالات سے گزر رہے ہیں۔ جبکہ کورونا وبا میں معاشی پریشانیوں کی ایک بڑی وجہ صنعتوں کا لاک ڈاون ہونا ہے۔ جس کے سبب ملکی معیشت تو متاثر ہوئی ہی ہے لیکن

*: اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی فکر و تہذیب، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، سیالکوٹ

**: ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی فکر و تہذیب، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، سیالکوٹ

اس کے ساتھ ساتھ صنعتی ملازمین براہ راست متاثر ہوئے ہیں اور انہیں بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس مقالہ میں صنعتی ملازمین کو پیش آنے والے مسائل کا ذکر کیا جائے گا جیسے تنخواہ میں کٹوتی، ملازمت ختم ہونا، ملازمت ختم نہ کرنے کا وعدہ مگر وبائی دورانیہ میں تنخواہ نہ دینا اور ملازمت سے فارغ ہونے پر EOBI کی طرف سے امداد کی معطلی۔ ان مسائل کے بعد ان کے اثرات پر بات ہو گی جیسے ذہنی پریشانی میں مبتلا ہونا، ملازمین کا صنعتی افسران سے جھگڑا، اہل خانہ اور رشتہ داروں سے بدکلامی اور قطع تعلقی، بچوں کی تعلیم میں رکاوٹ، مایوسی کا شکار اور خودکشی وغیرہ۔

وبائی صورت حال میں درج بالا مسائل کا اقوام متحدہ کے بنیادی انسانی حقوق کے عالمی منشور کے ساتھ تجزیہ پیش کیا جائے گا اور ملازمین کے حقوق کے تحفظ کی قانونی و شرعی حیثیت اور ان اثرات سے بچنے کے لیے اسلامی تعلیمات کو بیان کیا جائے گا۔ خاص طور پر آجر اور اجیر کے حقوق و فرائض کے ساتھ ان اخلاقی خوبیوں کا تذکرہ کیا جائے گا جن کی وجہ سے انسان میں مسائل کا سامنا کرنے کا حوصلہ اور ہمت پیدا ہو اور بد اخلاقی و مایوسی سے محفوظ رہ سکے۔

دنیا میں کوئی ایسا کام نہیں جو انسانی خدمات کا مرہونِ منت نہ ہو۔ جدید سے جدید مشین کو چلانے کے لیے بھی انسان ہی کام آتے ہیں، اس لیے دنیاوی امور و معاملات کو انسان کی خدمات حاصل کیے بغیر پایہ تکمیل تک پہنچانا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صنعت کاروں کو اپنی صنعتیں چلانے کے لیے ورکرز کی ضرورت پڑتی ہے ایسے ہی ورکرز کو صنعتی ملازمین کہا جاتا ہے۔ یہ ورکنگ فورس پاکستانی صنعتوں کی اہم ضرورت ہے، اس لیے ان صنعتوں کے مالکان کو نہایت سنجیدگی کے ساتھ اس ورکنگ فورس کی ضرورت و اہمیت، مسائل و تکالیف کو سمجھتے ہوئے موثر اقدام اٹھانے چاہییں۔ لیکن بدقسمتی سے ملک پاکستان میں ہمیشہ ان لوگوں کا استحصال ہی کیا گیا ہے۔ ملکی آئین جس طرح چاہے آجر کو پابند کرے پھر بھی مستاجر کو اس کا جائز حق نہیں دیا جاتا، رہی سہی کسر کورونا نے نکال دی جس کی وجہ سے کئی گھروں کے چولہے ٹھنڈے پڑ گئے۔ حکومت کی طرف سے لگائے گئے ایک اندازے کے مطابق کروڑوں لوگ بیروزگاری کا شکار ہو سکتے ہیں۔ جیسا کی بی بی سی نیوز کی رپورٹ میں اس خدشہ کا اظہار کیا گیا ہے:

پاکستان میں منصوبہ بندی کی وزارت کے ذیلی ادارے پاکستان انسٹیٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس نے کورونا وائرس کی وجہ سے معاشی سرگرمیوں پر منفی اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے ایک کروڑ سے زائد افراد کے بیروزگار ہونے کے خدشے کا اظہار کیا ہے۔[1]

اس وبائی مرض کی وجہ سے کئی مسائل نے جنم لیا جن کا سامنا زیادہ تر مزدور طبقہ کو کرنا پڑا، پھر اس طبقہ میں بھی زیادہ تر تعداد صنعتی ملازمین کی ہے، اس لیے ذیل میں ان مسائل کا جائزہ لیا جاتا ہے جن کا سامنا صنعتی ملازمین کو کرنا پڑ رہا ہے۔

ا۔ ملازمین کا استحصال

اکسپلائیٹیشن (Exploitation) یا استحصال کا مطلب ہوتا ہے کسی دوسرے کا حصہ ہتھیانا یا ناجائز فائدہ اٹھانا ۔کورونا وبا کو بنیاد بنا پر صنعتی ملازمین سے ناجائز فائدہ اس طرح اٹھایا جا رہا ہے کہ انہیں کم اجرت لینے پر مجبور کیا جا رہا ہے جبکہ یہ معاوضہ ان کی محنت اور ہنر مندی کے مقابلہ میں بہت تھوڑا ہوتا۔ اور اس بات کا ادراک آجر کو بھی ہوتا ہے کہ اس کی اجرت تو زیادہ بنتی ہے لیکن اب یہ مجبور ہے اس لیے موقع کو غنیمت سمجھو۔ جبکہ اسلام تو اجیر کو اچھا معاوضہ دینے کا درس دیتا ہے۔ جب حضرت موسیٰؑ نے وقت کے ایک صالح انسان کی بیٹیوں کی مدد کرتے ہوئے ان کی بکریوں کو پانی پلایا تو انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ اسے اجرت دی جائے حالانکہ یہ ایک اتفاق تھا نہ کے حضرت موسیٰؑ سے طے ہوا تھا، جیسے فرمایا:

قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا۔[2]

(کہا میرے باپ نے تمہیں بلایا ہے کہ تمہیں پلائی کی اجرت دے)

قرآن کریم کی اس آیت سے یہ اصول اخذ کیا جاسکتا ہے کہ آجر کو کسی صورت استحصال نہیں کرنا چاہیے اور دوسرا اصول یہ بھی ملتا ہے کہ جب اجیر ضرورت مند ہو تو اسے اپنی مزدوری لینے میں عار محسوس نہیں کرنی چاہیے۔ اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا چارٹر کی دفعہ نمبر: 23 میں بھی اجیر کو کام کے بدلے میں پوری اجرت لینا کا حق حاصل ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ: "ہر شخص کو کسی تفریق کے مساوی کام کے لیے مساوی معاوضے کا حق ہے۔"[3]

مزدور کی مزدوری نہ دینا کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتا ہے اور مزدوری نہ دینے کی ایک صورت یہ بھی بنتی ہے کہ مزدور سے کام تو پورا لیا جائے لیکن اجرت کم دی جائے اسی کا نام استحصال ہے۔ موجودہ وبائی صورت میں عام حالات کی نسبت آجرین میں یہ رجحان زیادہ پایا گیا ہے کہ ملازمین کام تو کریں لیکن انہیں اجرت پوری نہ دی جائے۔ اگر آپ نے ہمارے ساتھ کام کرنا ہے تو اسی کم معاوضہ پر کرنا پڑے گا ورنہ کوئی اور جگہ تلاش کر لو۔ روزِ قیامت ایسے اجر کے خلاف خود اللہ تعالیٰ مدعی کی حیثیت سے مقدمہ لڑیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ثَلاَثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ۔[4]

(اللہ فرماتا ہے! کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ جن کا قیامت میں۔ میں خود مدعی بنوں گا۔ ایک تو وہ شخص کے جس نے میرے نام پر عہد کیا اور پھر وعدہ خلافی کی۔ دوسرا وہ جس نے کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اُس کی قیمت کھائی۔ اور تیسرا وہ شخص جس نے کسی کو مزدور کیا پھر کام تو اس سے پورا لیا لیکن اس کی مزدوری نہ دی۔)

حدیث رسول ﷺ میں جہاں مزدور کی پوری اجرت ادا نہ کرنے پر وعید سنائی گئی ہے وہاں یہ پہلو بھی نمایاں ہو رہا ہے کہ انسان کام تو پورا لے لیکن اجرت کم دے۔ زیادہ کام کے بدلے کم اجرت دینا کا (Trend) ہمارے معاشرے میں پہلے سے ہی موجود ہے لیکن اس وبائی مرض کی آڑ میں زیادہ زور پکڑ چکا ہے جس کی وجہ سے صنعتی ملازمین کافی پریشان دکھائی دیتے ہیں۔

۲۔ تنخواہوں میں کٹوتی

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ کورونا وبا کی وجہ سے ہر چھوٹا بڑا کاروبار متاثر ہوا ہے۔ ان کاروبار کے ساتھ جڑے کئی صنعتی ملازمین بھی متاثر ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زیادہ تر صنعتوں کے مالکان نے ملازمین کے تنخواہوں میں کٹوتی کا عمل شروع کر دیا ہے۔ اس بات کا اندازہ بی بی سی کی ایک رپورٹ سے لگایا جاسکتا ہے، اس رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ:

کراچی کے کورنگی انڈسٹریل ایریا میں واقع ملبوسات تیار کرنے والی فیکٹری کی انتظامیہ کی جانب سے ایک نوٹس جاری کر کے تمام سٹاف کو مطلع کیا گیا کہ ان کی تنخواہوں میں دس سے پچاس فیصد کٹوتی کی جارہی ہے۔[5]

ضرورت تو اس امر کی تھی کہ حکومتِ پاکستان کووڈ-19 کے معاشی اثرات پر قابو پانے کے لیے مثبت پالیسیاں بناتی اور جن ملازمین کی ضروریات زندگی کا پہیہ ایک دم رُک سا گیا ہے ان کی معاونت کرتی۔ اور ساتھ ہی ساتھ فیکٹری و کارخانہ کے مالکان کو پابند بناتی کہ وہ بہت کم تنخواہ والے ملازمین کی کٹوتی نہ کریں کیونکہ یہ لوگ تو پہلے ہی غربت کی چکی میں پس رہے ہیں۔ دوسری طرف دیکھا جائے تو اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا چارٹر کی دفعہ نمبر:23 میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کے ایسے لوگوں کی ضروریات کو یقینی بنایا جائے اس دفعہ میں لکھا ہے کہ:

ہر شخص جو کام کرتا ہے، وہ ایسے مناسب و معقول مشاہرے کا حق رکھتا ہے جو اس کے اور اس کے اہل و عیال کے لیے باعزت زندگی کا ضامن ہو اور جس میں اگر ضروری ہو تو معاشرتی تحفظ کے دوسرے ذریعوں سے اضافہ کیا جا سکے۔[6]

اس دفعہ کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ ہر انسان کی ضروریات کا حتی الامکان خیال رکھا جائے تاکہ اسے دوسروں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ کیونکہ اس سے عزت نفس مجروح ہوتی ہے اور انسان معاشرے میں اپنا مقام کھو دیتا ہے۔

۳۔ ملازمت کا ختم ہونا

اس وبا نے جہاں بڑے بڑے لوگوں کو گھر میں بند کر دیا ہے وہیں صنعتی ملازمین بھی گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔ ان ملازمین کا گھروں میں محصور ہونا اتنا بڑا مسئلہ نہیں کیونکہ اس کا سامنا تو خود صنعتی مالکان کو بھی ہے ان ملازمین کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ انہیں اپنی ملازمت سے بھی ہاتھ دھونے پڑ گئے ہیں۔ صنعتی مالکان کی طرف سے باقاعدہ اس حکم نامہ جاری ہوا جس کا ذکر بی بی سی نیوز نے کیا ہے کہ:

کراچی کے کچھ صنعت کاروں نے فیصلہ کیا ہے کہ کورونا وائرس کی وجہ سے پندرہ مارچ سے حکومت کی جانب سے لاک ڈاؤن کے بعد کمپنی کے تمام دفاتر میں کام رک چکا ہے اور یہ لاک ڈاؤن اپریل میں بھی جاری رہنے کا امکان ہے۔ ان حالات کی وجہ سے کمپنی کے لیے کچھ ملازمین کا فارغ کرنا ناگزیر ہے۔[7]

پاکستان میں غربت کی شرح پہلے ہی زیادہ تھی صنعتی مالکان کے اس عمل کی وجہ سے مزید اضافہ ہوا ہے۔ صنعتی ملازمین کا گھریلو اخراجات کو پورا کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو چکا ہے۔ اور مزید پریشانی تو یہ بنی کہ یہ لوگ ملازمت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

۴۔ وبائی دورانیہ میں تنخواہ نہ دینا

جہاں کورونا وائرس کے وار انسانی صحت پر جاری ہیں وہیں اس کے معاشی وار بھی بڑی شدومد کے ساتھ لوگوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس وباء کے حملوں کے سامنے صنعتی مالکان بھی شکست خوردہ ہو چکے ہیں اور وہ اپنے ملازموں کو بغیر تنخواہ کے چھٹی دینے کا فیصلہ کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ جیسا کہ ایک رپورٹ میں اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ:

کراچی میں ایک بڑے ٹیکسٹائل گروپ کی جانب سے جاری کردہ نوٹس کے مطابق کورونا وائرس کی وجہ سے فیکٹری بند ہونے کے باعث تمام ملازمین کو بغیر تنخواہ کے چھٹی دی جا رہی ہے۔[8]

ایسے لوگوں کے لیے امید کی ایک کرن تو باقی ہے لیکن گھر کو چولہا جلانے کے لیے امیدیں کام نہیں آتیں بلکہ اس کے لیے تو محنت و مزدوری کر کے چار پیسے کمانے پڑتے ہیں۔ لیکن اس وباء میں وہ ممکن نہیں رہا۔

کورونا وباء کے صنعتی ملازمین پر اثرات

یہ بات تو روزِ اول سے چلی آ رہی ہے کہ ہر عمل کا کوئی نہ کوئی رد عمل ضرور ہوتا ہے، پھر اس رد عمل کے اثرات مثبت و منفی صوررت میں سامنے آتے ہیں۔ حالیہ وباء میں جہاں ملازمین کو معاشی مسائل کا سامنا کرنا پڑا وہیں ان کے منفی اثرات بھی مرتب ہوئے جن کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

ا۔ بے روزگاری میں اضافہ

ملک میں غربت کے جال پہلے ہی لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے تھے لیکن کورونا وباء نے غربت کے مزید جال بچھا دیے جس وجہ سے پورے ملک میں غربت و بے روزگاری میں اضافہ دیکھنے کو ملا۔ ڈاکٹر قیصر بنگالی سوشل سائنٹسٹ اور اکنامسٹ اپنے ایک بیان میں اس صورت حال کا جائزہ پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

کورونا وباء کی وجہ سے سب سے زیادہ متاثر محنت کش طبقہ ہوا ہے، حکومتی اعداد و شمار کے مطابق کورونا وباء کے باعث اب تک ساٹھ لاکھ سے زائد محنت کش مکمل یا جزوی طور پر ملازمتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں، جبکہ بے روزگاروں کی تعداد تقریباً ایک کڑور اسی لاکھ مزدور تک پہنچ چکی ہے۔[9]

کورونا وباء کا دورانیہ بڑھنے سے بے روزگاری کے یہ اثرات زیادہ تشویش ناک ہو سکتے ہیں۔ ملکی معیشت کمزور ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ ایسے لوگوں کا بوجھ اٹھانے کی متحمل نہیں ہو سکی اور یہ غربت مزید بڑھتی جائے گی۔

۲۔ ذہنی پریشانی میں اضافہ

جدید سے جدید تر ٹیکنالوجی کے باوجود بیماریوں میں اضافہ دیکھنے کو مل رہا ہے ان میں سے ایک ڈپریشن ہے جو دنیا میں حیرت انگیز حد تک پھیل چکا ہے۔ ڈپریشن یا ذہنی پریشانی ایک ایسی بیماری ہے جو انسان کے کھانے، پینے، سونے، جاگنے اور معاشرتی رویوں کو بری طرح متاثر کرتی ہے۔ حالیہ وباء کی وجہ سے جب لوگوں کی ملازمتیں ختم ہوئیں تو بہت سے لوگ اس کا بری طرح شکار ہوئے ہیں۔ پاکستان کے ہمسایہ ملک بھارت میں انڈین سائیکیٹرک سوسائٹی کے کروائے گئے ایک سروے کے مطابق اس تشویش کا اظہار کیا گیا ہے کہ:

ایک سروے کے مطابق کورونا وائرس کی وبا کی وجہ سے 40 فیصد افراد بے چینی اور ڈپریشن جیسی عمومی ذہنی بیماریوں کا شکار ہو گئے ہیں۔[10]

ذہنی پریشانی کسی بھی انسان کے لیے کسی بڑے خطرے کا سبب بن سکتا ہے، ذہنی دباو کے شکار لوگ اکثر خود کشی جیسے اقدامات اٹھانے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔

۳۔ صنعتی مالکان سے جھگڑا

بر وقت تنخواہ نہ دینے، تنخواہ میں کٹوتی اور ملازمت سے فارغ کرنے کی دھمکی کی وجہ سے اکثر ملازمین اپنے افسروں سے لڑ جھگڑ کر گھروں میں بیٹھ گئے ہیں۔

۴۔ اہل خانہ سے جھگڑا

گھر کی چار دیواری میں بسنے والے افراد کی ضروریات زندگی کو پورا کرنا ہر باشعور مرد کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اور جب وہ اس ذمہ داری کو پورا کرنے میں ناکام ہو جاتا ہے تو اس کو بار بار اس ذمہ داری کا احساس دلایا جاتا ہے۔ لیکن اس وبائی صورت میں معاملہ اس کے بر عکس تھا کیونکہ اب کی بار مرد اپنی ذمہ داری کا احساس تو رکھتا تھا لیکن اس کے پاس کرنے کو کچھ نہیں تھا جس وجہ سے گھر میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے شروع گئے۔ معاشی مسائل سے دوچار گھروں میں اس طرح کے جھگڑے معمول بن چکے ہیں جیسا کہ ایک سکالر محمد صدیق گھریلو جھگڑوں کی وجوہات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

اس سلسلہ میں معاشی عوامل کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ اخراجات میں اضافہ ہو رہا ہے آمدنی میں اس طرح اضافہ نہیں ہو تا کاروباری حضرات بزنس کم ہونے کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں مہنگائی کی وجہ سے عوام میں خریداری کا رجحان وہ نہیں رہا جو ہونا چاہیے تھا۔ سرکاری ملازمین محدود تنخواہوں اور لامحدود اخراجات کی وجہ سے ٹینشن میں رہتے ہیں کاشتکار حضرات مہنگے ڈیزل اور زرعی مداخل اور کم پیداوار کی وجہ سے ذہنی تناؤ میں رہتے ہیں ان سب عوامل کا نتیجہ گھریلو جھگڑوں کی صورت میں بر آمد ہوتا ہے۔[11]

اگر روزانہ کے اخبارات میں دیکھا جائے تو گھریلو جھگڑوں کی خبریں ضرور ہوتی ہیں۔ اور دن بدن ملک بھر میں یہ جھگڑے بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔

۵۔ بچوں کی تعلیم میں رکاوٹ

پاکستان میں پہلے ہی سکول نہ جانے والے بچوں کی تعداد 44 فی صد ہے جو باعث تشویش ہے۔[12] لیکن حالیہ وباء کی وجہ سے جب صنعتی ملازمین کو بے روزگاری کا سامنا کرنا پڑا تو اس کے اثرات ان کے بچوں کی تعلیم پر بھی پڑے اور والدین بچوں کو سکول چھوڑانے پر مجبور ہو گئے۔ دوسری طرف آن لائن کلاسز کے لیے بچوں کو سمارٹ فون مہیا کرنا والدین کے لیے ممکن نہ تھا اس لیے مجبوراً بچوں کی تعلیم کو روکنا پڑا۔

۶۔مایوسی کا شکار

کورونا کے بڑھتے ہوئے کیسز نے حکومت کو لاک ڈاؤن بڑھانے پر مجبور کر دیا جس کے پیشِ نظر صنعتوں میں غیر معمولی بندش کو بڑھا دیا گیا۔اس کا براہ راست اثر صنعتی ملازمین پر پڑا،صنعتوں میں طویل المدت بندش سے ملازمین میں مایوسی پھیلنا شروع ہوگئی جو کسی بھی انسان کے لیے بہت بڑی مصیبت کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔کیونکہ جب انسان مایوس ہوتا ہے تو اس کی مثبت سوچ بھی منفی ہو جاتی ہے اور وہ کوئی غلط قدم اٹھانے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

۷۔خودکشی میں اضافہ

دنیا میں رہتے ہوئے انسان کو بے شمار قسم کے مسائل سے گزرنا پڑتا ہے کیونکہ یہ اسی کا نام زندگی ہے۔لیکن اکثر وبیشتر ان مسائل کا بوجھ اٹھانے میں ناکام ہو جاتے ہیں۔کورونا وباء جیسی صورت میں انسان کے مسائل بالکل مختلف نوعیت کے ہیں۔انسان ہنر مند، صحت منداور کام کرنے کی صلاحیت رکھنے کے باوجود اپنی معاشی حالت کو بہتر نہیں کر سکتا اور نہ ہی گھر میں دو وقت کے کھانے کے لیے کچھ ہے۔چنانچہ بہت سے لوگ ان مسائل سے تنگ آکر خودکشی جیسا خطرناک کھیل کھیلنے کے لیے تیار ہوگئے اور اپنی زندگی کی بازی ہار گئے۔جیسا کہ بھارت میں ہیلتھ سے تعلق رکھنے والے کچھ ماہرین کا کہنا ہے کہ:

لیکن کورونا وائرس کی وبا کی وجہ سے خودکشی کے سلسلے میں ماہرین کی تشویش میں اضافہ ہو گیا ہے۔سینٹر فار مینٹل ہیلتھ لا اینڈ پالیسی کے ڈائریکٹر سومترا پتھارے نے ڈی ڈبلیو کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے کہا"یہ (کورونا) بحران جلد ختم ہوتا دکھائی نہیں دیتا ہے اور لوگوں کے صبر کا پیمانہ ٹوٹنے لگا ہے۔مجھے تشویش ہے کہ ہمیں ذہنی صحت پر اس کے مضمرات جلد ہی دیکھنے کو ملنے لگیں گے۔[13]

مسائل واثرات کا حل اقوام متحدہ اور شریعت اسلامیہ کی روشنی میں

انسانی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب جب معاشرہ میں مسائل پیدا ہوئے تو ان کا حل بھی ضرور سامنے آیا ہے اس ضمن میں ان تمام مسائل کا سب سے بہتر حل اللہ تعالیٰ نے وحی الٰہیہ کے ذریعہ اتارا ہے۔ان مسائل کے حل کے لیے آج بھی واحد راستہ شریعت اسلامیہ کا راستہ ہے اور جہاں تک بات اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی منشور کی ہے تو اس کی بھی تقریباً سبھی دفعات شریعت اسلامیہ کی موافقت میں ہیں۔لہٰذا ذیل میں ان مسائل کا پیش کیا جاتا ہے۔

ا۔ زکوۃ وصدقات کا مضبوط نظام

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں غریب لوگوں کی تعداد امیر لوگوں کی نسبت زیادہ ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ خوش آئین بات یہ بھی ہے کہ یہاں غریبوں کا خیال رکھنے والے بھی بہت زیادہ لوگ ہیں۔ جیسا کہ متقین کی صفت خاص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: (وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ۔)[14] "اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں خرچ کرتے ہیں۔" سورہ آل عمران میں فرمایا: (اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ۔)[15] "جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں"

آج کل جس طرح پوری دنیا میں کورونا وباء اپنے پنجے گاڑھے ہوئے ہے اس سے ملک پاکستان کے لوگ بھی بہت متاثر ہوئے ہیں اور خاص کر صنعتی ملازمین جن کی ملازمتیں جاتی رہی اور وہ بے روزگاری کا شکار ہو چکے ہیں ایسے میں اہل ثروت کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ وہ پہلے سے بڑھ کر ان غریبوں کی مدد کے لیے زکوٰۃ و صدقات کا اہتمام کریں تاکہ حالات بہتر ہونے تک ان کو دو وقت کا کھانا میسر آسکے۔ بھوک وافلاس کا یہ عالم ہے کہ نہ چاہتے ہوئے بھی لوگ چوری اور غلط ذرائع سے مال کمانے پر مجبور ہو چکے ہیں اور کئی لوگ تو ایسے بھی جو حالات سے تنگ آکر خودکشی کر چکے ہیں۔ دینِ اسلام نے امیر لوگوں کے مال میں ایسے لوگوں کا ایک حصہ تو مقرر کر رکھا ہے جو ان پر واجب الادا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسلام اضافی صدقہ و خیرات کی تعلیم پر بھی زور دیتا ہے، جیسے فرمایا:

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔[16]

(اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو، اور نیکی کرو، بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔)

یہ آیت تو جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کرنے کے بارے میں نازل ہوئی، مگر اس سے ہر طرح کا انفاق مراد لیا جائے گا جیسا کہ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت نفقہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔[17] اب اہل ثروت پر لازم ہے کہ ان حالات میں دل کھول کر ایسے لوگوں پر خرچ کریں جو بے روزگاری کا شکار ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ تعاون کرنے کے حوالے سے اقوام متحدہ میں بھی بل منظور ہو چکا ہے جو کہ اقوام متحدہ کے عالمی منشور کی دفعہ نمبر: 25 میں بیان ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ:

"بے روزگاری، بیماری، معذوری، بیوگی، بڑھاپا، ان حالات میں روزگار سے محرومی جو اس کے قبضہ قدرت سے باہر ہوں، کے خلاف تحفظ کا حق حاصل ہے۔"[18]

اس کا واضح مطلب ہے کہ ان حالات میں لوگوں کو بے سہارا نہ چھوڑا جائے بلکہ انہیں ہر طرح سے معاشی تحفظ دیا جائے۔ اگر دیکھا جائے تو اسلام کا نظام زکوٰۃ وصدقات ہی ایک ایسا نظام ہے جو مستحقین کے لیے امید کی کرن ہے اس لیے اس نظام کی حکومتی سطح پر نگرانی ہونی چاہیے تاکہ کوئی بھی مالدار اور صاحب حیثیت اس نظام سے اپنے آپ کو مبراء نہ سمجھے اور خاص کر فرض زکوٰۃ کے لیے تو ایسے قوانین وضع ہونے چاہئیں جن کے مطابق تمام ایسے لوگ زکوٰۃ دینے کے پابند ہوں جن پر زکوٰۃ فرض ہو چکی ہے۔

۲۔ ایثار کا جذبہ

لفظ ایثار قرآنِ کریم میں سورۃ الحشر کی آیت نمبر:7 "وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ" سے مصدر ہے امام راغب اصفہانیؒ اسکا معنٰی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والإيثار للتفضل ومنه: آثرته، وقوله تعالى: (وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ۔)[19] وقال: (تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا۔)[20] (وبَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا۔)[21] وفي الحديث: (سيكون بعدى أثرة)[22] أي: يستأثر بعضكم على بعض۔[23]

اور الایثار (افعال) کے معنی ہیں ایک چیز کو اس کے افضل ہونے کی وجہ سے دوسری پر ترجیح دینا اور پسند کرنا اس سے "آثرتہ" ہے یعنی میں نے اسے پسند کیا۔ قرآن میں ہے: (وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ) دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور فرمایا: (تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا) بخدا اللہ نے تمہیں ہم پر فضیلت بخشی ہے۔ اور فرمایا: (بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا) مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ اور حدیث میں آتا ہے۔ (سیکون بعدی اثرۃ) میرے بعد تم میں خود پسندی آجائے گی (یعنی تم میں سے ہر ایک اپنے کو دوسروں سے بہتر خیال کرے گا۔)

امام قرطبیؒ (668ھ) لکھتے ہیں:

ایثار کا معنی ہے: کسی دوسرے شخص کو دنیاوی چیزوں میں اپنے اوپر ترجیح دینا، یہ وصف یقین کی قوت، محبت کی شدت اور مشقت پر صبر کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔[24]

دین اسلام کی منشاء کے مطابق اللہ تعالیٰ کی محبت واطاعت اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے دوسروں کی ضروریات کو اپنی ذاتی ضروریات وحاجات پر ترجیح دینا "ایثار" کہلاتا ہے۔

کورونا وباء کی اس تشویش ناک صورت میں اہل ایمان میں اس جذبہ کو ایک بار پھر بیدار کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس سے انسانی ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور آپس میں محبت وپیار بڑھتا ہے اور یہ عمل تبلیغ دین کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔ آغاز اسلام میں مسلمانوں کے معاشی حالات بہتر نہ تھے لیکن اس کے باوجود اہل ایمان میں ایثار کا جذبہ بہت زیادہ پایا جاتا تھا جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ کا واقعہ ملتا ہے آپؓ بیان فرماتی ہیں کہ:

دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ۔[25]

ان کے پاس ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں، اس نے سوال کیا، میرے پاس ایک کھجور کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی، میں نے وہی کھجور اس کو دے دی، اس نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کئے اور اپنی بیٹیوں کو کھلا دیئے اور خود اس میں سے کچھ نہیں کھایا، پھر وہ چلی گئی، نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آئے تو میں نے آپ کو اس واقعہ کی خبر دی، آپ نے فرمایا: جو ان بیٹیوں کی پرورش میں مبتلا ہوا تو یہ بیٹیاں اس کے لیے دوزخ کی آگ سے حجاب بن جائیں گی۔

اقوام متحدہ کے عالمی منشور میں بھی ایثار کی ترغیب ملتی ہے اس کی دفعہ نمبر:23 میں اس کا ذکر ملتا ہے کہ:

ہر شخص جو کام کرتا ہے، وہ ایسے مناسب ومعقول مشاہرے کا حق رکھتا ہے جو اس کے اور اس کے اہل وعیال کے لیے باعزت زندگی کا ضامن ہو اور جس میں اگر ضروری ہو تو معاشرتی تحفظ کے دوسرے ذریعوں سے اضافہ کیا جا سکے۔[26]

قرآن کریم کی متعدد آیات، احادیث مبارکہ اور کتب سیر میں ایثار کا ذکر کثرت سے ملتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ عمل مجبور، بے بس اور بے روزگار افراد کے لیے اکسیر اور زخم پر مرہم رکھنے کے مترادف ہے۔

۳۔ صبر وقناعت

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان میں ایک ایسی خصلت رکھی جس کی وجہ سے وہ دنیاوی زندگی میں راحت وسکون حاصل کر سکتا ہے اور ایمان واعمالِ صالحہ کی بدولت آخرت میں بھی اس کے بدلے جنت کی نعمتوں کا مستحق بن سکتا ہے۔ یہ خصلت وصفت صبر وقناعت بھی ہے جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انسان اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے محنت ومشقت کرتا ہے لیکن اس کے باوجود اس کے مالی حالات بہتر نہیں ہو رہے تو ان حالات میں اپنی قسمت پر افسوس اور شکوہ وشکایت کی بجائے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور صبر وتحمل کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ شکر اور صبر ہی ایسی صفات ہیں جو انسان کو قانع بھی بنا دیتی ہیں اور اس کے لیے کامیابی کا ذریعہ بھی بنتی ہیں جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

قد أفلح من أسلم، ورُزق كفافاً، وقنّعه الله بما آتاه۔[27]

یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے خود کو اللہ کے حوالے کر دیا، اور اُسے (صرف) ضروریات پوری کرنے والا رزق دیا گیا اور جو کچھ اللہ نے اُسے دیا اُس دیے ہوئے پر اُسے راضی بھی کر دیا۔

ان حالات میں انسان کو پریشان ہونے کی بجائے ایک نظر اپنے محبوب نبی ﷺ کی زندگی پر بھی ڈالنی چاہیے جنہوں نے اپنی زندگی فاقوں کے ساتھ بسر کی اور قناعت اس قدر کے کبھی شکوہ تک نہیں کیا جیسا کہ مومنوں کی ماں ام المومنین سیدہ عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ:

مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا، حَتَّى قُبِضَ۔[28]

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو مدینہ آنے کے بعد کبھی تین دن تک برابر گیہوں کی روٹی کھانے کے لیے نہیں ملی، یہاں تک کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض ہو گئی۔

قناعت انسان کو باعزت بناتی ہے کیونکہ قانع انسان دنیاوی معاملات میں لالچ نہیں کرتا اسے جو کچھ اللہ کی طرف سے ملتا ہے اس پر راضی رہتا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو کورونا وباء کے دوران بہت کم لوگ ہوں گے جنہوں نے قناعت کا اختیار کیا ہو بہت سے لوگوں کو شکوہ و شکایت کرتے ہی سنا گیا ہے۔ لالچی انسان کسی بھی صورت قانع نہیں بن سکتا کیونکہ اس کے پاس جتنا بھی مال آجائے یہ پھر بھی مزید کی تلاش میں رہتا ہے۔ لہذا ایسے لوگ جو اس وباء سے متاثر ہوئے ہیں انہیں اس صفت کو لازم اختیار کرنا چاہیے اور اللہ سے اچھے کی امید رکھنی چاہیے۔

۴۔ توکل علی اللہ

دین اسلام اس بات کا متقاضی ہے کہ دنیاوی زندگی میں ضروریاتِ زندگی کا سامان کرنے کے لیے اسباب وآلات اور ذرائع ووسائل کا حتی الوسع استعمال کیا جائے چاہے یہ کاروبار و تجارت میں رزقِ حلال اور نفع کا حصول ہو یا پھر دوسرے امور ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان تمام معاملات میں انسان کو اللہ پر توکل و یقین رکھنا چاہیے، اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے انسان کے لیے اللہ کافی ہو جاتا ہے جیسے فرمایا:

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔[29]

"اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے سو وہی اس کو کافی ہے"

دوسری جگہ فرمایا:

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔[30]

"اور اللہ پر بھروسہ رکھو اگر تم ایمان دار ہو۔"

حقیقت تو یہ ہے کہ اس کے بغیر انسان کی مدد کرنے والا کوئی نہیں جیسا کہ سورہ ال عمران میں فرمایا:

اِنۡ یَّنۡصُرۡكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمۡ‌ۚ وَاِنۡ یَّخۡذُلۡكُمۡ فَمَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَنۡصُرُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ‌ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡیَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ۔[31]

"اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو تم پر کوئی غالب نہ ہو سکے گا، اور اگر اس نے مدد چھوڑ دی تو پھر ایسا کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے، اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔"

انسان کے جتنے بھی ظاہری اسباب و وسائل ہیں یہ سب ثانوی ہیں اصل نصرت و مدد اور عطائے رزق اللہ ہی کے اختیار میں ہے جیسا کہ مولانا امین احسن اصلاحی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

"اصل قوت توکل علی اللہ ہے، وسائل و اسباب کی حیثیت ثانوی ہے"[32]

کورونا وباء میں معاشی اعتبار سے متاثرہ افراد کے ضروری ہے کہ اللہ پر بھروسہ رکھیں اور اس بات کا یقین رکھیں کہ اللہ ان کے حالات ضرور بدلے گا۔ اگر انسان کو اللہ پر یقین ہی نہ ہو تو محض توکل بھی بے فائدہ ہو گا۔

۵۔ رجوع الی اللہ

اس وقت پوری دنیا کورونا وباء میں لپیٹ میں اور یہ وباء مسلم و غیر مسلم تمام کے لیے کسی عذاب سے کم نہیں۔ اس وباء کو اہلِ ایمان کے لیے اللہ کی طرف سے ابتلاو آزمائش بھی کہا جا سکتا ہے اور عذاب صغریٰ بھی جیسا کہ سورہ سجدہ میں آتا ہے کہ:

وَلَنُذِيۡقَنَّهُمۡ مِّنَ الۡعَذَابِ الۡاَدۡنٰى دُوۡنَ الۡعَذَابِ الۡاَكۡبَرِ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ۔[33]

"اور ہم انہیں قریب کا عذاب بھی اس بڑے عذاب سے پہلے چکھائیں گے تاکہ وہ باز آجائیں۔"

اس وقت یہ لمحہ سخت آزمائش کا لمحہ ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس وباء سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر کے ساتھ اپنی زندگی پر نظر ڈالیں اور زندگی میں کیے ہوئے گناہوں پر ندامت، توبہ و استغفار، دعا و مناجات کا خصوصی اہتمام کریں۔ رجوع الی اللہ کا پہلا ذریعہ ایمان و تقویٰ جیسا کہ فرمایا:

وَلَوۡ اَنَّ اَهۡلَ الۡقُرٰٓى اٰمَنُوۡا وَاتَّقَوۡا لَفَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ وَلٰـكِنۡ كَذَّبُوۡا فَاَخَذۡنٰهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ۔[34]

"اور اگر ان بستیوں والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے، لیکن انہوں نے جھٹلایا تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا"

ایمان و تقویٰ اختیار کرنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ انسان کی اخروی زندگی کے ساتھ ساتھ دنیاوی زندگی بھی پر سکون بنا دیتا ہے۔ ایمان و تقویٰ کی افادیت بیان کرتے ہوئے مفتی محمد شفیعؒ لکھتے ہیں:

"آسمان و زمین کی کل مخلوقات و موجودات کی برکات ایمان اور تقویٰ پر موقوف ہیں ان کو اختیار کیا جائے تو آخرت کی فلاح کے ساتھ دنیا کی فلاح و برکات بھی حاصل ہوتے ہیں اور ایمان و تقویٰ کو چھوڑنے کے بعد ان کی برکات سے محرومی ہو جاتی ہے۔"[35]

انسان کے پاس دنیوی ثروت بہت زیادہ ہے لیکن مال و دولت برکتوں سے خالی ہے۔ انسان کے پاس سب کچھ ہونے کے باوجود کچھ بھی نہیں ہے۔ بے برکتی کی وجہ یقین محکم کی دولت سے محرومی ہے۔ مفتی محمد شفیعؒ بے برکتی کے اسباب لکھتے ہیں:

"آج کی دنیا کے حالات پر غور و فکر کیا جائے تو یہ بات ایک محسوس حقیقت بن کر سامنے آجاتی ہے کہ آجکل ظاہری طور پر زمین کی پیداوار بہ نسبت پہلے کے بہت زائد ہے اور استعمالِ اشیاء کی بہتات اور نئی نئی ایجادات تو اس قدر ہیں کہ پچھلی نسلوں کو ان کا تصور بھی نہ ہو سکتا تھا، مگر اس تمام ساز و سامان کی بہتات اور فراوانی کے باوجود آج کا انسان سخت پریشان، بیمار، تنگدست نظر آتا ہے، آرام و راحت اور امن و اطمینان کا کہیں وجود نہیں اس کا سبب اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ سامان سارے موجود اور بکثرت ہیں مگر ان کی برکت مٹ گئی ہے۔"[36]

اگر انسان ایمان و تقویٰ والی زندگی اختیار کرے تو اس کے نتیجے میں اللہ اس کے لیے اپنی رحمت اور برکتوں کے دروازے کھول دے گا، اور ایمان و تقویٰ اختیار نہ کرنے کی صورت میں اللہ کی ناراضگی اور عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ رجوع الی اللہ کی دوسری صورت یہ ہے کہ انسان اللہ سے اپنے گناہوں کی بار بار معافی مانگے یہ انسان کے معاشی حالات کو بہتر بنانے کا مجرب نسخہ ہے، جیسے فرمایا:

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ۔[37]

"اور اے میری قوم! تم اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ اور اس کے سامنے توبہ کرو، وہ تم پر خوب بارش برسائے گا اور تمہیں قوت دے کر تمہاری قوت میں زیادتی کرے گا اور مجرم رہ کر اعراض مت کرو۔"

سورہ نوح میں فرمایا:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۔ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۔ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا۔[38]

"پس میں نے کہا اپنے رب سے بخشش مانگو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ آسمان سے تم پر (موسلا دھار) مینہ برسائے گا۔ اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنادے گا اور تمہارے لیے نہریں بنا دے گا۔"

مذکورہ آیات میں واضح طور پر یہ حکم دیا گیا ہے کہ نعمتوں وبرکات کے حصول کے لیے انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کرے اور تقویٰ اختیار کرے۔ کیونکہ گناہوں کو چھوڑنا اور توبہ کرنا ہی مال واولاد کی کثرت اور خوشحالی کا سبب ہے، جبکہ گناہ ونافرمانی ان نعمتوں میں کمی اور بدحالی کا سبب ہے۔ اس لیے اِن حالات میں معاشی معاملات میں پریشان ہونے کی بجائے ہم اللہ کی طرف رجوع کریں اور ان مشکل حالات میں آسانی کی دعا کریں جس کے نتیجہ میں اللہ ہماری تمام معاشی مشکلات کو ختم بھی کرے گا اور پہلے سے زیادہ رزق عطا کرے گا۔

خلاصہ بحث

دنیا میں جب بھی کوئی وباء پھیلتی ہے تو انسانی زندگی پر اس کے اثرات لازم پڑتے ہیں۔ یہ اثرات صحت کے ساتھ ساتھ نظامِ معیشت کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ حالیہ کورونا وباء نے جس طرح دنیا کی معیشت کو دھچکا دیا ہے اس میں کوئی دوسری رائے نہیں، خاص کر کمزور معیشت والے ممالک کو جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔ زراعت کے بعد پاکستانی معیشت کا پہیہ صنعتیں ہی چلا رہی ہیں لیکن کورونا وباء کے مسلسل وار سے صنعتوں کا پہیہ بھی جام ہو گیا جس کا براہ راست نقصان صنعتی ملازمین کو ہوا۔ صنعتی مالکان نے اپنے ورکرز کو ان مشکل حالات میں تنہا چھوڑ دیا یا پھر ان کو تنخواہ میں کمی کے ساتھ کام کرنے پر مجبور کیا۔ صنعتی ملازمین کی اس معاشی بدحالی کے سبب ان کے بچے اچھی تعلیم سے محروم ہو گئے گھروں میں لڑائی جھگڑوں نے ڈیرے ڈال لیے حتیٰ کہ کئی لوگ ذہنی بیماریوں کا شکار ہو کر خودکشی جیسا حرام کھیل کھیلنے لگے۔ صنعتی ملازمین کی اس معاشی بدحالی میں ریاست اور اہل ثروت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ انصار مدینہ والا کردار ادا کریں تاکہ ملک کے ان متاثرہ لوگوں کو جینے کا حق مل سکے۔ ایسے حالات میں ان سے تعاون کرنے کی اشد ضرورت ہے اور کتاب وسنت میں اس کام پر بڑا زور دیا گیا ہے اور بہت زیادہ اجر وثواب کا وعدہ بھی کیا گیا ہے۔ اقوام متحدہ بھی انسانی حقوق کے عالمی چارٹر میں ایسے حالات سے نمٹنے کے لیے قانون بنا چکا ہے۔ دوسری طرف صنعتی ملازمین کو چاہیے کے وہ صبر واستقلال، توکل علی اللہ اور رجوع الی اللہ کے ذریعے ان حالات کا مقابلہ کریں۔

تجاویز و سفارشات

۱۔وبائی امراض کے پھیلاو کو روکنے کے لیے حکومتی انتظام بہتر سے بہتر ہونے چاہییں۔

۲۔ہمارے ملک میں صنعتی ملازمین اخلاص و محنت سے ان کی فیکٹریوں میں کام کرتے آرہے ہوتے ہیں اس لیے صنعتی مالکان کو کسی بھی معاشی بحران میں اپنے ملازمین کو تنہا نہیں چھوڑنا چاہیے۔

۳۔معاشی بحران کے دنوں میں ریاست کو بے روزگار لوگوں کی مدد کے لیے خصوصی فنڈ جاری کرنے چاہییں ۔تاکہ یہ لوگ ان مشکل حالات میں اپنے گھر کا نظام چلا سکیں۔

۴۔پاکستان میں مالدار لوگوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ صدقہ و خیرات کے ذریعے متاثرین کی مدد کریں۔

۵۔ملازمین کو بھی چاہیے کہ وہ مشکل حالات میں کتاب و سنت پر عمل کرتے ہوئے صبر و استقامت سے کام لیں اور اللہ سے اچھی امید رکھیں۔

حوالہ جات

[1] https://www.bbc.com/urdu/pakistan-52209087,Accessed on 19-05-2021 at 05:16pm

[2] القرآن، 25:28

Al- Qur' ān, 28:25

[3] زاہد الراشدی، ابو عمار، اسلام اور انسانی حقوق۔اقوام متحدہ کے عالمی منشور کے تناظر میں، گوجرانوالہ، الشریعہ اکادمی 2011ء، ص:117

Zahad Alr- Rashidī, Abu Ammar,Islam Aur Insanī Haqooq-Aqwam-e-Muthiddah kay Aalmī manshor ky Tanazur main,(Gujranwala: Al-Sharīa Academy,2011),p:117

[4] محمد بن اسماعیل بخاریؒ، الجامع الصحیح، کتاب الاجارۃ، باب اِثمِ مَن منَعَ اَجرَ الاجیر، (الریاض: دارالسلام 1998ء)، رقم الحدیث:2270

Muḥammad b. Ismā,,īl al-Bukhārī, al-jāmi'al-Ṣaḥīḥ , Kitāb: Ale jarah, Bāb:Ithem e man manaā Ajra Aljīr (Alr-Riaz: Dār as-Salām, 1998), Hadīth:2270

[5] https://www.bbc.com/urdu/pakistan-52209087,Accessed on 19-05-2021 at 05:16pm

[6] زاہد الراشدی، اسلام اور انسانی حقوق۔اقوام متحدہ کے عالمی منشور کے تناظر میں، ص:117

Zahad Alr- Rashidī, Abu Ammar,Islam Aur Insanī Haqooq-Aqwam-e-Muthiddah kay Aalmī manshor ky Tanazur main p:117

[7] https://www.bbc.com/urdu/pakistan-52209087,Accessed on 19-05-2021 at 05:16pm

[8] https://www.bbc.com/urdu/pakistan-52209087,Accessed on 19-05-2021 at 05:16pm

[9] https://jang.com.pk/news/854134, Accessed on 10-01-2022 at 05:20pm

[10] https://www.dw.com/ur/ -54850881, Accessed at 05:24 pm on 26-01-2022

[11] http://library.ahnafmedia.com/97-banat-ahle-sunnat/year2014/june/968-gareluo-larahi-jagrey,Accessed at 06:20 pm, on 26-01-2022

[12] https://www.nawaiwaqt.com.pk/05-Jul-2018/860200,Accessed at 06:27 pm, on 26-01-2022,

[13] https://www.dw.com/ur/ -54850881, Accessed at 05:38 pm on 26-01-2022

[14] آلقرآن، 3:2

Al-Qur'ān 2:3

[15] القرآن، 134:3

Al-Qur'ān 3:134

[16] آلقرآن، 195:2

Al-Qur'ān 2:195

[17] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب التفسیر سورۃ البقرۃ، باب: وانفقوا فی سبیل اللہ، رقم الحدیث:4516

Muḥammad b. Ismā„īl al-Bukhārī, al-jāmi'al-Ṣaḥīḥ , Kitāb:ẕTafsīr ul Qurān, Bāb: Tsfsīr fī Sorah Baqara،Hadith:4516

[18] زاہد الراشدی، اسلام اور انسانی حقوق۔ اقوام متحدہ کے عالمی منشور کے تناظر میں، ص:117

Zahad Alr- Rashidī, Abu Ammar,Islam Aur Insanī Haqooq-Aqwam-e-Muthiddah kay Aalmī manshor ky Tanazur main, p:117

[19] القرآن،9:59

Al-Qur'ān,59:9

[20] القرآن،91:12

Al-Qur'ān 12:91

[21] القرآن،16:87

Al-Qur'ān,87:16

[22] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاجارۃ، باب اِثم مَن مَنَعَ اَجر الاجیر رقم الحدیث:2270

Muḥammad b. Ismā„īl al-Bukhārī, al-jāmi'al-Ṣaḥīḥ , Kitāb: Ale jarah, Bāb:Ithem e man manaā Ajra Aljīr ,Hadith:2270

[23] الاصفھانی، ابو القاسم حسین ابن محمّد الراغب، المفردات القرآن، مکتبہ نزار مصطفی، مکہ مکرمہ، 1418ھ، ج:1، ص:11-10

Al-Asfahanī, Abu-Ul-Qasim Hussain Bin Muhammad,Al-Mufradat Al-Qur'an,(Makkah Mukarma:Maktaba Nazar Mustafa,1418),Vol:1,P:10-11

[24] القرطبي، أبو عبد الله محمد بن أحمد الأنصاري، الجامع لاحکام القرآن، بیروت: دار الفکر، 1415ھ، ج:18، ص:25

Al-Qurtabī ,Abu Abd Allah Muhammad Bin Ahmad Al-Ansari,Al-Jame Lil-Ahkam Al- Qur'an,(Beirut:Dar- Al-Fikar,1415),Vol:18,P:25

[25] بخاری، الجامع الصحیح، کِتَابُ الزَّکَاۃِ، بَابٌ: (اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ وَالقَلِیلِ مِنَ الصَّدَقَۃِ)، رقم الحدیث:1418

Muḥammad b. Ismā„īl al-Bukhārī, al-jāmi'al-Ṣaḥīḥ , Kitāb: Alz Zakāt, Bāb:(Etta qunnār) Hadith:1418

[26] زاہد الراشدی، اسلام اور انسانی حقوق۔ اقوام متحدہ کے عالمی منشور کے تناظر میں، ص:117

Zahad Alr- Rashidī, Abu Ammar,Islam Aur Insanī Haqooq-Aqwam-e-Muthiddah kay Aalmī manshor ky Tanazur main, p:117

27 مسلم بن حجاج القیشیری، الجامع الصحیح، کتاب الزکاۃ، باب في الكفاف والقناعة، (الرياض السعودية: دار السلام 2000ء)، رقم الحدیث:1054

Muslim, bin Ḥajjāj al-Qusheirī, al-jāmi'al-Ṣaḥīḥ , Kitāb: Alz Zakāt, Bāb:(Etta qunnār), (Alr-Riaz: Dār̤ as-Salām, 2000)Hadith:1054

[28] بخاری، الجامع الصحیح، کِتَاب الرِّقَاقِ، بَابُ کَیفَ کَانَ عَیشُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَأَصحَابِہِ، وَتَخَلِّیهِم مِنَ الدُّنیَا، رقم الحدیث:6454

Muḥammad b. Ismā„īl al-Bukhārī, al-jāmi 'al-Ṣaḥīḥ, Hadith:6454

[29] القرآن،3:65

Al-Qur'ān 65:3

[30] القرآن،23:5

Al-Qur'ān 5:23

[31] القرآن3:60

Al-Qur'ān 3:60

[32] اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، لاہور: فاران فاونڈیشن2009ء، ج:2، ص:210

Islahī , Ameen Ahsan, Tafsīr Tadabbor- e- Qur'ān,(Lāhore: Faran Foundation,2009),Vol2,P:210

[33] القرآن،32:21

Al-Qur'ān 32:21

[34] القرآن،7:96

Al-Qur'ān 7:96

[35] محمد شفیعؒ، معارف القرآن، کراچی: ادارۃ المعارف2008ء، ج:4، ص:15

Muhammad Shafī , Tafsīr Muaaref Al- Qur'ān,(Karachī: Adara Al-Muaaref,2008),Vol:4,P:15

[36] محمد شفیعؒ، معارف القرآن، ج:4، ص:15

Muhammad Shafī , Tafsīr Muaāref Al- Qur'ān,Vol:4,P:15

[37] القرآن،11:52

Al-Qur'ān 11:52

[38] القرآن،71:12-10

Al-Qur'ān 71:10-12